# میٹاورس

## اور ہماری شرعی ذمہ داری

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

# میٹاورس

# اور ہماری شرعی ذمہ داری

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی

منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی، آئرلینڈ

# میٹاورس اور ہماری شرعی ذمہ داری

آپ کی والدہ کھانا پکارہی ہیں اور آپ سے کہتی ہیں کہ دکان سے ہرا دھنیا لے کر آجاؤ۔
آپ ایک بڑے شاپنگ مال میں سبزی کی دکان پر اس مخصوص جگہ پر جائیں گے جہاں پر سبزیاں وغیرہ رکھی ہیں۔ پھر کافی ساری ہرے دھنیے کی گڈیوں میں سے آپ ایک تر و تازہ ہرے دھنیے کی گڈی نکالیں گے، اس کو الٹ پلٹ کر دیکھیں گے، سونگھیں گے اور پھر جس ہرے دھنیے کی گڈی میں سے خوشبو آرہی ہو اور تر و تازہ ہو اس کو خریدنے کیلئے اٹھالیں گے۔ اب یہی دکان اگر انٹرنیٹ پر موجود ہے اور وہاں سے آپ نے ہرے دھنیے کی گڈی لینی ہے تو دکان کی ویب سائٹ پر آپ ہرے دھنیے کو سرچ کریں گے، پھر وہاں پر آپ کو ہرے دھنیے کی گڈی کی تصویر نظر آئے گی، آپ اس کو دیکھ کر آڈر کر دیں گے۔ مگر اس صورت میں آپ کو وہ احساس یا تجربہ حاصل نہیں ہوا جو کہ آپ کو خود دکان پر جاکر حاصل ہوتا یعنی آپ ہرے دھنیے کی گڈی کو سونگھتے، اس کی تازگی کو چیک کرتے اور پھر خریدتے۔ نیز آئن لائن ویب سائٹ سے ہرے دھنیے کی گڈی آڈر کرنے پر آپ کو دکان دار کی منتخب کردہ ہرے دھنیے کی گڈی پر ہی انحصار کرنا پڑے گا۔ پھر جب دکان دار آپ کے گھر پر وہ ہرے دھنیے کی گڈی پہنچائے گا تو آپ اس کی تازگی اور خوشبو کو دیکھتے ہوئے پسند نہ آنے پر واپس بھی کرسکتے ہیں۔

سبزی بیچنے والا دکاندار اگر اس سارے عمل میں یعنی اپنی ویب سائٹ پر تھوڑی جدّت لانا چاہے تو ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ دکان دار جتنی بھی ہرے دھنیے کی گڈیاں ہیں ان سب کی تصاویر اپنی دکان کی ویب سائٹ پر روزانہ صبح سویرے لگائے اور پھر صارف اس میں سے کوئی ہرے دھنیے کی گڈی منتخب کرے اور پھر وہ دکان دار اس ہرے دھنیے کی گڈی کو بیچنے کے بعد وہ تصویر وہاں سے ہٹادے اور آپ کو بعینہٖ وہی گڈی لاکر دے جس کو آپ نے ویب سائٹ پر تصویر کے ذریعے منتخب کیا تھا۔ اب اس خرید و فرخت میں تھوڑی جدّت تو آگئی مگر پھر بھی آپ وہ احساس یا تجربہ حاصل نہیں کرسکے جو کہ

خود سبزی کی دکان پر جا کر حاصل ہو تا۔ نیز اس صورت میں آپ کو صرف ہرے دھنیے کی گڈی کی تصویر کا ایک رخ ہی نظر آیا یعنی دو جہتی یا ٹو ڈائی مینشنل تصویر ہی دیکھ سکے اور خوشبو بھی نہ سونگھ سکے۔

اب دکان دار اپنی ویب سائٹ پر مزید جدّت لے کر آتا ہے اور اب وہ دکان میں موجود تمام ہرے دھنیے کی گڈیوں کی تھری ڈی تصویر رکھتا ہے کہ جس کے ذریعے سے آپ ہرے دھنیے کی گڈی کو ہر زاویہ یعنی ۳۶۰ ڈگری کے زاویے سے دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنی مطلوبہ ہرے دھنیے کی گڈی کا انتخاب کر سکتے ہیں، مگر پھر بھی اس میں وہ احساس اور تجربہ حاصل نہ ہو گا جو کہ حقیقی طور پر دکان جا کر حاصل ہو تا۔ خیر دکان دار اپنی ویب سائٹ پر مزید جدّت لے کر آتا ہے اور اب تھری ڈی تصاویر کے بجائے وہ تمام ہرے دھنیے کی گڈیوں کی دومنٹ کی ویڈیو بنا کر ویب سائٹ پر رکھتا ہے۔ اس طرح سے آپ کے سامنے ہر ہرے دھنیے کی گڈی کی صحیح صورت حال واضح ہو جائے گی اور آپ بلا جھجک اپنی معیار کی ہرے دھنیے کی گڈی منتخب کر سکتے ہیں۔ مگر اب بھی وہ احساس اور تجربہ صارف کو حاصل نہ ہو گا جو کہ حقیقی طور پر دکان میں جا کر ہرے دھنیے کی گڈی لینے میں ہے۔

خیر اب دکان دار سینسر Sensors کا استعمال کرتے ہوئے انفرادی طور پر ہر ہرے دھنیے کی گڈی کی خوشبو کو ریکارڈ کرتا ہے اور ویب سائٹ پر اس ہرے دھنیے کی گڈی کی ویڈیو کے ساتھ اس خوشبو کا کوڈ بھی رکھ دیتا ہے۔ جب بحیثیتِ صارف آپ ویب سائٹ پر جاتے ہیں اور آپ اس ہرے دھنیے کی گڈی کی ویڈیو دیکھتے ہیں اور اس کوڈ کو استعمال کرتے ہوئے خوشبو سونگھنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کو وہ خوشبو نہیں سنگھائی دے گی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خوشبو کا کوڈ تو ویب سائٹ پر موجود ہے اور خوشبو ایک احساس ہے اور حسّی طور پر آپ اس کو سونگھ سکتے ہیں مگر وہ آپ تک حقیقی طور پر کمپیوٹر کے ذریعے منتقل تو نہ ہو گی۔ اس مسئلہ کا حل نکالنے کیلئے وہ دکاندار اپنی ویب سائٹ پر یہ نوٹس لکھتا ہے کہ اگر آپ کو حقیقی تر احساس حاصل کرنا ہے تو آپ کے پاس جدید آلات ہونے چاہییں اور مختلف خوشبوں کا ایک پوری سلیکشن ہونی چاہیئے جو کہ آپ کے کمرے میں آپ کے کمپیوٹر کے ساتھ منسلک ہوں۔ پھر جب ویب سائٹ پر وہ کوڈ آپ استعمال کریں تو آپ کے کمرے میں آپ کے کمپیوٹر کے پاس رکھی ہوئی خوشبوں میں سے وہ خوشبو سلیکٹ کرے اور پھر آپ کے کمرے کی فضا وہی خوشبو سے معطر ہو گی جو کہ

اس کوڈ میں لکھی ہے اور پھر دکان سے دور بیٹھے آپ اس خوشبو کو اپنے کمرے میں سونگھ سکیں گے۔ یعنی آسان الفاظ میں آپ اس ویب سائٹ پر گئے، ہرے دھنیے کی گڈی پر جیسے ہی آپ نے کلک کیا، ایک لائیو اسٹریم ویڈیو چل پڑی جس میں اس ہرے دھنیے کی گڈی کی لائیو یا براہ راست ویڈیو چلائی گی اور ساتھ ہی آپ کے کمرے میں وہی خوشبو مہک گئی جو کہ اس ہرے دھنیے کی تھی اور اس کیلئے نہایت ہی اعلیٰ قسم کے کمپیوٹر پروگرامز کا سینسر کے ساتھ استعمال کیا گیا۔

جی ہاں یہ ممکن ہے اور کچھ سالوں پہلے ایسی پروڈکٹ بازار میں لانچ بھی ہو چکی ہیں جیسے Aroma IoT, oPhone, Scente Machina وغیرہ جن کی مدد سے آپ اپنے موبائل فون سے مختلف اقسام کی خوشبوں کی مہک کو بطور میسیج کے بھی بھیج سکتے ہیں۔ مثلاً آپ نے ایک دوست کو میسج بھیجا اور ساتھ میں گلاب کے پھول کی خوشبو بھی بھیجی تو جیسے ہی وہ میسیج آپ کے دوست کے موبائل پر موصول ہو گا اس کے موبائل سے منسلک پہلے ہی موجود خوشبوں کے مجموعے میں سے وہ خوشبو مہکنا شروع ہو جائے گی جس کی آپ نے اپنے میسیج میں نشاندہی کی ہے۔ یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ میسیج کے ذریعے حسّی طور پر خوشبو منتقل نہیں کر رہے بلکہ آپ گلاب کے پھول کی خوشبو کا ایک کوڈ اپنے میسیج کے ذریعے منتقل کر رہے ہیں اور جیسے ہی وہ کوڈ دوسرے موبائل پر موصول ہو گا، اُس موبائل کے ساتھ الیکٹرونک سرکٹ موبائل کے ساتھ منسلک خوشبوں میں سے ایک خوشبو مہکانا شروع کر دے گا۔ نیز اسی طریقے کے ذریعے آپ اپنے کمرے میں میلوں دور بیٹھے مختلف خوشبوں کو مہکا بھی سکتے ہیں اور اس کیلئے چیزوں کا انٹرنیٹ یعنی Internet of Things کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اب تو اس میں اتنی ترقی ہو گئی ہے کہ انڈر گریجوئیٹ کے طلباء اس طرح کے پروجیکٹ کرتے ہیں جن کے ذریعے سے محسوسات، خوشبو وغیرہ کو منتقل (مجازی طور پر) کیا جا سکتا ہو اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے بالکل اصل حقیقت کے قریب جایا جا سکے۔ مثلاً موبائل فون کے ذریعے سے آپ کسی دوسرے ملک میں رہتے ہوئے اپنے گھر کی لائٹوں کو کھول بند کر سکتے ہیں، پانی کی موٹر کو چلا سکتے ہیں، آپ کے گھر میں کون کون سے آلات کتنی بجلی خرچ کر رہے ہیں یہ آپ منٹوں کے حساب سے دیکھ سکتے ہیں اور ان آلات کو کھول بند کرتے ہوئے بجلی کی بچت کر سکتے ہیں۔

مستقبل کیلئے کمپیوٹر سائنسدانوں نے یہ سوچا ہے کہ ایک ورچول، ڈیجیٹل یا تخیلاتی دنیا ہو گی، جس میں ہر چیز ورچول ذریعے سے انٹرنیٹ پر ظاہر کی جائے گی اور اس کو میٹاورس کا نام دیا ہے۔ میٹاورس Metaverse بنیادی طور پر ایک ڈیجیٹل تخیلاتی تھری ڈی دنیا یعنی ورچول دنیا کا نام ہے۔ آپ میں سے اگر کسی کو کمپیوٹر گیمز کھیلنے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ کے علم میں ہو گا کہ اس کے اندر کچھ ڈیجیٹل کردار بنائے جاتے ہیں اور گیم کے اندر کے ماحول کو بالکل اصل زندگی کی مطابق ڈھالا جاتا ہے۔ جو کمپیوٹر گیم جتنا زیادہ حقیقی زندگی اور کرداروں سے مشابہت اختیار کرے گا وہ اتنا ہی اچھا گیم تصور کیا جائے گا۔ اب اس گیم کی ورچول دنیا کو اگر ہم اعلیٰ قسم کے سائنسی آلات کے ساتھ جوڑ کر اس کو حقیقی دنیا سے جوڑیں تو یہ میٹاورس بن جاتا ہے اور اس کیلئے کافی ساری ٹیکنالوجیز کا استعمال کیا جاتا ہے جن میں ورچول رئیلیٹی، آگمنٹڈ رئیلیٹی، سینسر، ٹیکٹائل انٹرنیٹ، ایکسٹینڈڈ رئیلیٹی، مصنوعی ذہانت، ٹیلی کمیونیکیشن، ڈیجیٹل ٹوئن، بلاک چین وغیرہ شامل ہیں۔

اوپر دی گئی مثال کے اندر میٹاورس کے تناظر میں یہ ہو گا کہ ایک انٹرنیٹ پر ورچول دنیا ہو گی اور اس ورچول دنیا میں ملک، شہر، سڑکیں، مکان، گاڑیاں، چوراہے، انسانی کردار جنہیں آواتار Avatar بھی کہا جاتا ہے موجود ہوں گے یعنی اصلی دنیا کی ہو بہو ایک نقل بنائی جائے گی۔ یعنی ابھی ہم شاپنگ کیلئے شاپنگ سینٹرز میں حسّی طور پر یا جسمانی طور پر جاتے ہیں۔ ٹیکنالوجی جس طرف جا رہی ہے اس میں ہم شاپنگ سینٹرز میں جائیں گے مگر ورچول شاپنگ سینٹرز کے اندر، یعنی انٹرنیٹ پر خرید و فروخت آہستہ آہستہ ورچول ورلڈ یا میٹاورس کی طرف چلی جائے گی۔ آپ کے ورچول آواتار ہوں گے جو کہ دوسرے آواتاروں کے ساتھ تعامل کریں گے اور اس ٹیکنالوجی کے اندر مصنوعی ذہانت کا استعمال بھی بہت عام ہو گا۔ اور میٹاورس پر جو خرید و فروخت ہو گی وہ کرپٹو کرنسی سے ہو گی، اور این ایف ٹی کی مدد سے ڈیجیٹل اثاثوں کو محفوظ بنایا جائے گا اور ان کی خرید و فروخت کا ریکارڈ رکھا جائے گا۔ اب وہ سبزی بیچنے والا بجائے اس کہ کہ اپنی ویب سائٹ بنائے، اب ورچول دنیا یعنی میٹاورس میں اس کی باقاعدہ ایک ورچول سبزی کی دکان ہو گی اور وہ دکان ویسی ہی ہو گی جیسی کی اصلی ہو یعنی اس میں مختلف سبزیاں رکھی ہوئی نظر آ رہی ہوں گی۔ اب صارف کا ورچول کردار یعنی آواتار روڈ پر چلتا ہوا اس دکان

میں داخل ہو گا اور اس جگہ پر جائے گا جہاں پر ہرا دھنیار کھا ہوا ہو گا اور اس کو اٹھا کر وہ نہ صرف یہ کہ دیکھ سکے گا بلکہ اس کی خوشبو بھی سونگھ سکے گا اور پھر وہ اپنی پسند کا تازہ ہرا دھنیا آڈر کر دے گا۔ پھر وہ دکان دار اس کے گھر پر وہ اصلی ہرے دھنیے کی گڈی پہنچا دے گا۔

میٹاورس کو استعمال کرتے ہوئے کمپیوٹر سائنسدانوں کا ویژن یہ ہے کہ ورچول دنیا کو اصلی دنیا کے ساتھ جوڑا جائے اور انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو وہ حقیقی احساس اور تجربہ دلایا جائے جو کہ ہم حقیقی اور اصلی دنیا میں محسوس کرتے ہیں۔یعنی ورچول دنیا میں حواس خمسہ بھی انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو کسی حد تک محسوس ہوں گے اور اس کیلئے مختلف آلات جیسے Meta Quest 2 VR Headset کا استعمال ہو گا جو کہ اس وقت تقریباً ساڑھے چار سو امریکی ڈالر یعنی تقریباً ایک لاکھ پاکستانی روپے میں مل رہا ہے۔ گو کہ اس وقت یہ زیادہ تر کمپیوٹر گیم میں استعمال ہو رہا ہے مگر کمپیوٹر سائنسدانوں کا ویژن اس سے کہیں آگے کا ہے۔ مثلاً اگر میٹاورس میں کسی نے آپ کو مکا مارا تو آپ کو مکے لگنے کا احساس ہو گا اور اگر کوئی ڈاکٹر ریموٹ سرجری کرے تو اس کو ایسا محسوس ہو گا کہ وہ اصلی مریض کی سرجری کر رہا ہے۔

سائنسی طور پر میٹاورس کے تناظر میں ابھی بھی بہت کام کی ضرورت ہے اور بہت سارے سائنسی سوالات کے جوابات دینا باقی ہیں۔ دنیا بھر کے کمپیوٹر سائنسدان مختلف جہتوں سے اس میٹاورس ٹیکنالوجی پر کام کر رہے ہیں کہ ورچول تخیلاتی دنیا کو حقیقی دنیا کے ساتھ جوڑا جائے اور اس میں ڈیجیٹل ٹوئن اور سائبر فیزیکل سسٹم ٹیکنالوجیز بھی شامل ہیں۔ اسی میٹاورس ٹیکنالوجی کو لیتے ہوئے بڑے بڑے سرمایہ دار پیسے بنانے لگ گئے ہیں۔ مثلاً میٹاورس میں استعمال ہونے والے کپڑے، جوتے، ڈیجیٹل زمین، بندوقیں، اور دیگر ڈیجیٹل اثاثوں کی خرید و فرخت شروع ہو گئی ہے اور یہ سارے ڈیجیٹل اثاثے محض ورچول، تخیلاتی اور ڈیجیٹل طور پر موجود ہیں اور یہ ڈیجیٹل اثاثے اصلی اور حقیقی دنیا کے اثاثوں، کرداروں اور چیزوں کی نمائندگی نہیں کرتے۔اسی طرح مختلف کمپنیاں اپنی اپنی مصنوعات کا ڈیجیٹل ورژن میٹاورس کیلئے بنا رہی ہیں۔ مثلاً کپڑے اور جوتوں کی مشہور کمپنیاں ڈیجیٹل کپڑے اور جوتے میٹاورس کیلئے بنا رہی ہیں۔ نیز میٹاورس پر ڈیجیٹل زمین کی خرید و فروخت ہو رہی ہے اور ایک ہی زمین کے اثاثے کو

مختلف کمپنیاں این ایف ٹی بنا کر بیچ رہی ہیں اور ان کی قیمت لاکھوں بلکہ کڑوڑوں روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اس سارے عمل سے سائنسی دنیا میں بھی کئی سوالات جنم لینے لگ گئے ہیں مثلاً ایک ہی شخصیت کے مختلف کردار اگر ورچول دنیا میں بنائے جائیں گے تو پرائیوسی کا خیال کس طریقے سے رکھا جائے گا؟ نیز کون اس ساری ورچول دنیا کو کنٹرول کرے گا؟ ان ورچول ڈیجیٹل اثاثوں کی حقیقی دنیا میں کیا حیثیت ہے جبکہ وہ حقیقی اثاثوں کی نمائندگی نہ کرتی ہوں۔

میٹاورس پر تعامل کرنے کیلئے ہمیں بنیادی طور پر دو چیزیں اچھی طرح سمجھنی ہوں گا۔ پہلی اہم بات تو یہ کہ جیسا کہ ہم نے مندرجہ بالا مثال میں بتایا کہ کوئی صارف کس طریقے سے میٹاورس کا استعمال کرتے ہوئے ہرے دھنیے کی گڈی کو انٹرنیٹ سے خرید سکتا ہے اور اس کو یہ خریداری کرتے وقت اصلی اور حقیقی دنیا کے قریب لایا جارہا ہے اور اس کو وہی احساس اور تجربہ دیا جارہا ہے جو کہ حقیقی دنیا میں خریداری کے وقت ہوتا ہے تاکہ صارف بہتر طریقے سے خریداری کرسکے۔ نیز اس مثال میں بالکل واضح ہے کہ میٹاورس میں ڈالا گیا ڈیجیٹل اثاثہ (ہرے دھنیے کی تصویر یا ویڈیو) حقیقی دنیا کے اثاثے یعنی اصلی ہرے دھنیے کی نمائندگی کرتی ہے اور یہ اسی صورت کے مشابہ ہے جس میں صارف ویب سائٹ سے خریداری کرتا ہے۔ اب اس صورت میں مفتیانِ کرام یہ ارشاد فرماتے ہیں اس طرح کی بیع و شراء (خرید وفروخت) اس صورت میں جائز ہوگی اگر شریعتِ مطہرہ کے متعین کردہ بیع و شراء کے اصولوں کو مدِ نظر رکھا جائے۔ یعنی بیع درست ہونے کے لئے مجموعی طور پر سات شرائط ہیں جو بیع کے منعقد اور صحیح ہونے کیلئے ضروری ہیں۔ پہلی شرط: مبیع یعنی بیچی جانے والی چیز مال ہو، دوسری شرط: مبیع مُتَقَوَّم ہو، تیسری شرط: مبیع موجود ہو، چوتھی شرط: مبیع مملوک ہو، پانچویں شرط: مبیع مقدور التسلم ہو، چھٹی شرط: مبیع معلوم ہو، ساتویں شرط: مبیع بائع کے قبضے میں ہو (حوالہ: فقہ البیوع – اسلام کا نظامِ خرید وفروخت، جلد ۱)۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم نے صرف مبیع یعنی بیچی جانے والی چیز کی شرائط ذکر کی ہیں اور اس کے علاوہ بھی شریعتِ مطہرہ میں بیع و شراء کے حوالے سے کئی شرائط موجود ہیں مثلاً بیع کی حقیقت اور اس کے منعقد ہونے کی شکلیں جن میں ایجاب و قبول کے احکام، عاقدین سے متعلق احکام، مبیع و ثمن سے متعلق احکام، صلبِ عقد سے متعلق شرائط وغیرہ شامل ہیں، جن پر عمل کرنا بیع و شراء کیلئے

ضروری ہے اور مزید تفصیلات حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی کتاب فقہ البیوع–اسلام کا نظامِ خرید وفروخت میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اب ہم مثالوں کے ذریعے سے سمجھتے ہیں کہ مفتیانِ کرام کے مطابق کن صورتوں میں میٹاورس پر خرید وفروخت جائز نہ ہوگی۔ یہ صرف کچھ صورتیں ہیں، ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ مزید تفصیلات کیلئے مستند مفتیانِ کرام اور دارالافتاء سے رجوع کریں۔

مثال نمبر ۱: میٹاورس پر ایک ورچول دکان پر ہرے دھنیے کی گڈی کی تصویر موجود تھی جو کہ اصلی ہرے دھنیے کی نمائندگی کرتی تھی۔ اب کوئی شخص اس ہرے دھنیے کی تصویر کو خرید لے مگر بیع مکمل نہ ہوئی ہو یعنی خریدار کا اصلی ہرے دھنیے کی گڈی پر ملکیت اور قبضہ مکمل نہ ہوا ہو تو اس ڈیجیٹل اثاثے یعنی ہرے دھنیے کی گڈی کو (یعنی ڈیجیٹل اثاثے کو) آگے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور شریعت میں اس طرح کی خرید وفروخت باطل قرار پائے گی۔

مثال نمبر ۲: میٹاورس پر ایک ورچول دکان پر ہرے دھنیے کی گڈی کی تصویر موجود تھی جو کہ اصلی ہرے دھنیے کی نمائندگی کرتی تھی۔ اب کوئی شخص اس ہرے دھنیے کی تصویر کو خرید لے اور خریدنے کیلئے کرپٹو کرنسی کا استعمال کرے (جو کہ میٹاورس پر خریداری کیلئے کسی حد تک لازمی ہے) تو اس صورت میں چونکہ کرپٹو کرنسی شرعی طور پر سرے سے مال ہی نہیں اس لئے وہ ثمن نہیں بن سکتا لہٰذا اس صورت میں بھی بیع باطل قرار پائے گی۔

یعنی خلاصہ یہ ہوا کہ ڈیجیٹل اثاثوں کی خرید وفروخت میں ،اگرچہ وہ حقیقی اثاثوں کی نمائندگی کرتے ہوں، شرعی طور پر بیع وشراء کی تمام شرائط کو پورا کیا جائے گا تب کہیں جاکر اس طرح کی بیع وشراء کی مفتیانِ کرام شریعت کے اصولوں کے مطابق اجازت دیں گے۔

دوسری اہم بات جس کی طرف ہمیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے وہ یہ صورت ہے جس میں ڈیجیٹل اثاثے حقیقی اور اصلی دنیا کے اثاثوں کی نمائندگی نہ کرتے ہوں یعنی بس میٹاورس پر وہ ڈیجیٹل اور ورچول طور پر موجود ہوں اور یہی وہ صورت ہے جو کہ میٹاورس میں تقریباً استعمال ہو رہی ہے جو کہ سائنسدانوں کے اس ویژن سے یکسر مختلف ہے جو کہ اوپر ذکر کیا گیا۔ یعنی ہرے دھنیے کی مثال کے تناظر

میں سبزی کی ورچول دکان میں ہرے دھنیے کی گڈی موجود ہو مگر حقیقی دنیا میں وہ اصلی ہرے دھنیے کی نمائندگی نہ کرتی ہو۔ لہذا اس صورت میں اگر کوئی خریدار آکر اس طرح کی ہرے دھنیے کی تصویر (جو کہ ایک این ایف ٹی ہو گا اور ایتھریم کی بلاک چین پر بنایا گیا ہو گا) کو خریدتا ہے تو اس طرح کی خرید و فروخت میں شرعی طور پر کئی شرائط کو پورا نہیں کیا گیا۔ یعنی راقم کو یہ کہتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہیں ہو رہی کہ اس مثال کے تناظر میں بیع و شراء کی شرعی شرائط سرے سے پوری ہی نہیں ہو رہیں۔ خیر، اول تو یہ کہ یہ معدوم کی بیع ہے، دوسرا یہ کہ یہ ہرے دھنیے کی تصویر شرعی طور پر مال کے زمرے میں نہیں آتی۔ خلاصہ یہ کے اس ہرے دھنیے کی بیع کسی صورت شریعتِ مطہرہ میں جائز نہیں ہو سکتی۔ مروجہ میٹاورس میں بس اسی طرح کی بیع و شراء ہو رہی ہے۔

آپ حیران ہوں گے کہ اگر آپ صرف کسی مارکیٹ پلیس پر چلے جائیں مثلاً Open Sea تو وہاں پر لاکھوں بلکہ کڑوروں پاکستانی روپے کی مالیت کے ڈیجیٹل اثاثوں جن میں ڈیجیٹل کپڑے، ڈیجیٹل جوتے، ٹوپی، ہتھیار، ڈیجیٹل زمین وغیرہ شامل ہیں وہ خرید و فروخت کیلئے موجود ہیں اور لوگ جوق در جوق نہ صرف یہ کہ ان ڈیجیٹل اثاثوں کی تجارت کر رہے ہیں بلکہ اس سے بہت زیادہ منافع بھی کما رہے ہیں اور حقیقی طور پر یہ ڈیجیٹل اثاثے محض فرضی اور تخیلاتی طور پر موجود ہیں جن کو میٹاورس پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ہم نے اپنی دی گئی مثال میں میٹاورس کو ایک پورا افسانہ بنا دیا ہے اور اس افسانے میں ایک شخص کو میٹاورس پر ہرے دھنیے کی گڈی خریدتے ہوئے دکھایا ہے اور پھر میٹاورس پر خریدی گئی ورچوئل ہرے دھنیے کا حقیقی دنیا کی ہرے دھنیے کی گڈی پر مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے تو یہ دنیا میں کہاں ہوتا ہے اور کون اسے عقلاً درست سمجھتا ہے یا میٹاورس پر اس خریداری کا یہ مطلب ہوتا ہے؟ دیکھیے سب سے پہلے تو یہ سمجھیے کہ اس طرح کی ورچوئل ہرے دھنیے کا حقیقی دنیا کی ہرے دھنیے کی گڈی پر مطالبہ کرنا بالکل صحیح نہیں اور کوئی بھی اس کو عقلاً درست نہیں سمجھتا (جس کو ہم نے دوسری اہم بات میں واضح کیا ہے)۔ نیز اگر یہ میٹاورس پر ہرے دھنیے کی گڈی اصلی دنیا کی ہرے دھنیے کی گڈی کی نمائندگی نہیں کرتی تو پھر کیا یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ میٹاورس پر کس ہرے دھنیے کی گڈی کی

خرید و فروخت ہو رہی ہے ؟ ڈیجیٹل فرضی اور تخیلاتی ہرے دھنیے کی؟ بس سمجھ جایئے کہ جو حضرات اسطرح کی ورچوئل اثاثوں، کرپٹو کرنسی اور میٹاورس پر خرید و فروخت کو جائز قرار دے رہے ہیں ان کو سائنسی طور پر سخت مغالطہ ہوا ہے اور ان کو اس کی سمجھ ہی نہیں کہ یہ خرید و فروخت محض ڈیجیٹل فرضی اور تخیلاتی دنیا میں ہو رہی ہے اور اس کا حقیقی دنیا سے کوئی تعلق نہیں۔

دیکھیے بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہوتا ہے فقہاء کرام اس کی بیع کو جائز قرار نہیں دیتے حالانکہ پیٹ میں بچہ موجود ہے یعنی "موجود مستور الحال" کو بھی فقہاء کرام "معدوم" قرار دے رہے ہیں اور یہاں پر یہ ڈیجیٹل اثاثہ حقیقت میں موجود ہی نہیں اور پھر بھی "معدوم" کو "معدوم" نہیں سمجھا جارہا، افسوس صد افسوس! اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا "معدوم" چیز کی بیع جائز ہو گی؟

## کلماتِ تشکر

میں اپنے شیخ اور استادِ محترم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمتہ اللہ علیہ کا انتہائی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور خاص طور پر اس مضمون کو دیکھا، میری غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور مجھے اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمایا جس سے اس مضمون کی افادیت بہت زیادہ بڑھ گئی الحمدللہ۔ میں اللہ پاک سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت میرے اس مضمون کو امتِ مسلمہ کیلئے باعث خیر وبرکت بنائے، میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

## کچھ مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی منسٹر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (MTU) آئرلینڈ کے کمپیوٹر سائنس ڈیپارٹمنٹ میں لیکچرار ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے بلاک چین کے موضوع پر تدریس و تحقیق انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۲۰۱۱ میں یونیورسٹی آف پیرس VI، فرانس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے آٹھ کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے دو کتابیں بلاک چین ٹیکنالوجی سے متعلق ہیں، جس میں سے ایک کتاب کو باقاعدہ ٹیکسٹ بک کے طور پر آئرلینڈ میں ماسٹرز کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ بلاک چین کے موضوع پر اُن کے دسیوں تحقیقی مقالے دنیا کے بہترین تحقیقی جرائد کے اندر شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دو طالبعلموں نے بلاک چین کے موضوع پر اُن کی سُپرویژن میں پی ایچ ڈی آسٹریلیا سے مکمل کی ہے۔ وہ کئی بہترین تحقیقی مقالوں کے ایوارڈز وصول کر چکے ہیں۔ اُن کو کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں اُن کی تحقیق کی بنیاد پر مسلسل تین سال یعنی سن ۲۰۲۰، سن ۲۰۲۱ اور سن ۲۰۲۲ میں دنیا کے ایک فیصد بہترین سائنسدانوں کی فہرست میں میں شامل کیا گیا۔